Al-Marjān Research Journal
Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan
HJRS
Open Access
Al-Marjān Research Journal
ISSN(E): 3006-0370
ISSN(P): 3006-0362
al-marjan.com.pk

Free trade and the Islamic concept of Revenues: A special study of the Prophet's era and the era of Khilafat-e-Rashida

آزاد تجارت اور اسلامی تصورِ محصولات: عہدِ نبوی اور عہد خلافتِ راشدہ کا اِختصاصی مطالعہ

Authors Details

1 .Dr. Muhammad Afzal (Corresponding Author)
Assistant Professor, Minhaj University Lahore, Pakistan.
afzalqadri@gmail.com

2 .Dr. Razia Yasmin
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Minhaj University Lahore, Pakistan.

3 .Dr. Humera Naz
Assistant Professor, Minhaj University Lahore, Pakistan.

Citation

Afzal, Dr. Muhammad, Dr. Razia Yasmin and Dr. Humera Naz " *Free trade and the Islamic concept of Revenues: A special study of the Prophet's era and the era of Khilafat-e-Rashida*"Al-Marjān Research Journal, 3,no.2, April-June (2025):77 –92.

Submission Timeline

Received: Feb 18, 2025
Revised: Mar 02, 2025
Accepted: Mar 21, 2025
Published Online:
April 11, 2025

Article QR

Publication, Copyright & Licensing

Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.
All Rights Reserved © 2023.
This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution 4.0 International License

INDEX COPERNICUS INTERNATIONAL
ISSN INTERNATIONAL STANDARD SERIAL NUMBER INTERNATIONAL CENTRE
HJRS HEC Journal Recognition System

Free trade and the Islamic concept of Revenues: A special study of the Prophet's era and the era of Khilafat-e-Rashida

آزاد تجارت اور اسلامی تصورِ محصولات: عہدِ نبوی اور عہد خلافتِ راشدہ کا اِختصاصی مطالعہ

☆ ڈاکٹر محمد افضل ☆ ڈاکٹر رضیہ یاسمین ☆ ڈاکٹر حمیرا ناز

Abstract

Trade and revenue have been deeply connected since ancient times. In modern free trade, neither state nor non-state institutions can intervene to determine prices, nor impose any restrictions or tariffs on imports and exports. As a fundamental principle, Islam supports free trade and dislikes collecting unfair taxes from traders. In the early periods of the Islamic empire, specifically during the Prophet's era and the era of Abu Bakr, no taxes or trade tariffs were collected from anyone. According to the economic teachings of the Prophet of Islam, all people were free to trade. During the era of the Rightly Guided Caliphs, foreign traders were allowed to engage in free trade, and they were provided with various facilities and treated as honored guests by the government. Instead of imposing regular taxes on foreign traders, Islam has left it to the discretion of the state. The principle of the Islamic economic system is that if a non-Muslim government does not levy any tax on the merchants of the Islamic state, then the Islamic state will not collect anything from their merchants. To promote tariff-free trade globally, initiatives like GATT were initially introduced, followed by the establishment of Free Trade Zones, Customs Unions, and Common Markets. These measures were implemented to foster a culture of free trade.

Keywords: Free trade, Revenue, tariffs, taxes, Free Trade Zones, Customs Unions, Common Markets.

تعارف موضوع

آزاد تجارت اور محصولات(Revenue)کا آپس میں بہت گہرا ربط و تعلق ہے۔ آزاد تجارت میں نہ تو ریاستی یا غیر ریاستی ادارے مداخلت کر کے قیمتوں کا تعین کر سکتے ہیں اور نہ ہی درآمدات و برآمدات پر کوئی پابندی یا محصولات لگا سکتے ہیں۔ اس تجارتی کلچر میں ترقی یافتہ اور ترقی پذیر سب ممالک کے لیے عالمی منڈی کے دروازے کھلے ہوتے ہیں۔ اس نظام تجارت کو محصولات کے مصنوعی قوانین نہیں بلکہ رسد و طلب کے فطری قوانین(law of demand and supply)کنٹرول کرتے ہیں۔ لہذا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی تصورِ محصولات کو بیان کیا جائے تا کہ معلوم ہو سکے کہ اسلام میں درآمدات و برآمدات پر محصولات کے بارے میں کیا ہدایات ہیں۔

☆ اسسٹنٹ پروفیسر، منہاج یونیورسٹی لاہور، پاکستان۔

☆ اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، منہاج یونیورسٹی لاہور، پاکستان۔

☆ اسسٹنٹ پروفیسر، منہاج یونیورسٹی لاہور، پاکستان۔

مبحث اول: اسلام اور آزاد تجارت کا اصولی تصور

1. اسلامی تعلیمات میں تجارت کی آزادی

اُصولی طور پر اسلام آزاد تجارت کا حامی ہے۔ اسلامی سلطنت کے ابتدائی دونوں ادوار یعنی عہد نبوی اور عہد صدیقی میں داخلی اور خارجی سطح پر کسی سے بھی کوئی محصول یا تجارتی ٹیکس نہیں لیا جاتا تھا۔ حضور نبی اکرمؐ نے اپنے کئی ارشادات میں تجارتی آزادی سلب کرنے کو ناپسند فرمایا ہے۔

2. نرخ بندی میں حکومتی مداخلت سے اجتناب

عہد نبوی میں جب ایک مرتبہ اجناس کی قیمتیں بہت بڑھ گئیں اور آپؐ سے ریاستی سطح پر مداخلت کی درخواست کی گئی تو آپؐ نے فرمایا:

إِنَّ االله هُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّزَّاقُ وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَلْقَى رَبِّي وَلَيْسَ أَحَدٌ مِنكُمْ يَطْلُبُنِي بِمَظْلِمَةٍ فِي دَمٍ وَلَا مَالٍ۔(1)

"اللہ تعالیٰ نرخ مقرر کرنے والا، تنگ کرنے والا، کشادہ کرنے والا اور رزق دینے والا ہے اور میری آرزو ہے کہ میں اپنے رب سے اس حالت میں ملوں کہ تم میں سے کوئی شخص خون یا مال میں ظلم کی وجہ سے مجھ پر دعویٰ کرنے والا نہ ہو"

اُمورِ تجارت میں لوگوں کی آزادی کا دفاع کرتے ہوئے حضور نبی اکرم نے فرمایا:

دَعُوا النَّاسَ يَرْزُقِ اللَّهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ۔(2)

"لوگوں کو (اُمورِ تجارت میں) آزاد چھوڑ دو کیوں کہ اللہ تعالیٰ بعض لوگوں سے بعض کو روزی پہنچاتا ہے۔"

3. خلفائے راشدین کے دور میں تجارتی آزادی

اسی طرح عہدِ خلافت راشدہ میں باہر سے آنے والے تاجروں کو نہ صرف آزادانہ تجارت کرنے کی اجازت دیتے بلکہ انہیں ہر قسم کی سہولیات کے ساتھ سرکاری مہمان بھی قرار دیتے۔ امام مالک (۹۳۔۱۷۹ھ) روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروقؓ نے تاجروں کی بابت خصوصی احکام دیتے ہوئے فرمایا:

أَيُّمَا جَالِبٍ جَلَبَ عَلَى عَمُودِ كَبِدِهِ فِي الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ فَذَلِكَ ضَيْفُ عُمَرَ فَلْيَبِعْ كَيْفَ شَاءَ اللَّهُ وَلْيُمْسِكْ كَيْفَ شَاءَ اللَّهُ۔(3)

"جو تاجر خون پسینہ ایک کرکے، گرمی اور سردی برداشت کرکے ہمارے ملک میں غلہ لائے وہ عمر کا مہمان ہے۔ پھر جیسے اللہ چاہے اپنے غلہ کو بیچے اور جیسے اللہ چاہے اسے روکے (ریاست اس میں مداخلت نہیں کرے گی)۔"

اس سرکاری فرمان کے بعد ریاست نہ صرف قیام وطعام کے اخراجات برداشت کرتی بلکہ ان تاجروں کو کسی قسم کے محصولات کے بغیر اپنا مال فروخت کرنے کی اجازت تھی۔

---

(1) Tirmidhī, Abū ʿĪsā Muḥammad bin ʿĪsā (210–279 AH / 825–892 CE), al-Sunan, Beirut, Lebanon: Dār al-Gharb al-Islāmī, 1998 CE, vol. 3, p. 605, ḥadīth no. 1314.

(2) Al-Qushayrī, Muslim ibn al-Ḥajjāj, *Ṣaḥīḥ Muslim* (Beirut: Dār Iḥyāʾ al-Turāth al-ʿArabī, 1412 AH), 3: 1157, ḥadīth no. 1522.

(3) Mālik ibn Anas, *al-Muwaṭṭāʾ* (Beirut: Dār Iḥyāʾ al-Turāth al-ʿArabī, 1985), 2: 651, ḥadīth no. 1327.

4. آزاد تجارت اور محصولات

آزاد تجارت اصل میں درآمدات و برآمدات میں محصولات سے متعلق امتیازی پالیسی (Discrimination policy) ختم کرنے کا نام ہے۔ آکسفورڈ ایڈوانس لرنرز ڈکشنری (Oxford Advanced Learner's Dictionary) میں بھی آزاد تجارت کو محصولات سے پاک (Duty free) قرار دیا گیا ہے:

A system of international trade in which there are no restrictions or taxes on imports and exports. (4)

"یہ ایک ایسا بین الاقوامی نظامِ تجارت ہے جس میں درآمدات و برآمدات پر کسی قسم کی کوئی قدغن یا محصولات نہیں ہوتیں۔"

انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا (Encylopaedia of Britanica) کے مطابق بھی آزاد تجارت میں ریاست کی محصولاتی مداخلت نہیں ہوتی۔ انسائیکلوپیڈیا کے مرتبین لکھتے ہیں:

Free trade is a policy by which a government does not discriminate against imports or interfere with exports by applying tariffs (to imports) or subsidies (to exports). (5)

"آزاد تجارت ایک ایسی پالیسی ہے جس میں حکومت محصولات (tariffs) کے ذریعے درآمدات میں یا ریاستی امداد (subsidies) کے ذریعے برآمدات میں کوئی مداخلت نہیں کرتی۔"

اگرچہ آزاد تجارتی پالیسی (Free trade policy) اختیار کرنا کسی ملک کے لیے لازم نہیں، مگر اس کو اختیار کرنے والے ممالک کو درآمدات و برآمدات کے حوالے سے تمام اختیارات و محصولات سے دستبردار ہونا پڑتا ہے۔ اس نظامِ تجارت میں مختلف معیشتوں سے تعلق رکھنے والے خریدار اور فروخت کنندگان، حکومتوں کی جانب سے محصولات، کوٹا سسٹم، مالی امداد (subsidies) یا اشیاء اور خدمات پر کسی قسم کی رکاوٹ کے بغیر رضاکارانہ طور پر تجارت کرتے ہیں۔

مبحث دوم: محصولات سے متعلق اسلام کا اُصولی موقف

اسلامی نکتہ نظر کے مطابق محصولات کا تعلق معاشیات (Economics) سے نہیں سیاسیات سے ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ عہدِ خلافت راشدہ میں اس وقت تک کسی غیر مسلم تاجر پر محصول عائد نہیں کیا گیا جب تک انہوں نے پہلے مسلمانوں پر ٹیکس نہیں لگایا۔ آج بھی اگر دنیا کی حکومتیں مسلم ریاستوں سے ٹیکس نہ لینے کا معاہدہ کر لیں تو سب سے پہلے بین الاقوامی تجارت کو محصولات سے آزاد قرار دینے کی حمایت اسلام کرے گا۔

(4) *Oxford Advanced Learner's Dictionary*, retrieved May 20, 2024, from https://www.oxfordlearnersdictionaries.com/definition/english/free-trade

(5) *Encyclopaedia Britannica*, "Free Trade," retrieved May 20, 2024, from https://www.britannica.com/money/free-trade

1. اسلام میں اصلاً محصول لینا ناپسندیدہ عمل ہے

اسلام میں اصلاً محصول لینا ناپسندیدہ عمل ہے۔ اسلامی سلطنت کے ابتدائی دونوں ادوار کسی سے بھی کوئی تجارتی ٹیکس نہیں لیا جاتا تھا۔ یہ اُصول سب کے لیے یکساں تھا، حتی کہ ان لوگوں سے بھی ٹیکس نہیں لیا جاتا تھا جو اسلام کے شدید دشمن تھے۔ حضرت عقبہ بن عامرg(م678ء)روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریمa نے محصولات سے منع کرتے ہوئے فرمایا:

لَا يَدْخُلُ صَاحِبُ الْمَكْسِ الْجَنَّةَ.(6)

”محصول چونگی وصول کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔“

یہی وجہ ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز(61-101ھ) نے اس ہدایت پر عمل کرتے ہوئے اپنے ایک گورنر کو لکھا۔

وَضَعْ عَنِ النَّاسِ الْمَكْسَ، وَلَيْسَ بِالْمَكْسِ، وَلَكِنَّهُ الْبَخْسُ. (7)

”لوگوں سے محصول چونگی لینا بند کردو کیونکہ یہ محصول نہیں بلکہ ظلم کا ٹیکس ہے۔“

بعض محققین کے نزدیک چونکہ محصولات سے اشیائے ضرورت مہنگی ہو جاتی ہیں اور عوام پر گرانی کا بوجھ پڑتا ہے لہذا یہ سب محصولات ناجائز ہیں۔

2. اسلام محصولات سے پاک(Revenue Free)تجارت کا حامی ہے

اسلامی نظام معیشت کا اصول ہے کہ اگر کوئی غیر مسلم حکومت اسلامی ریاست کے تاجروں سے کوئی محصول نہیں لے گی تو اسلامی ریاست بھی اس کے تاجروں سے کچھ نہیں لے گی۔ قرآن نے ایک عمومی مگر ابدی اور دائمی اصول دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ.(8)

”نہ کسی پر ظلم کرو نہ تم پر ظلم کیا جائے گا۔“

’صاحب ہدایہ‘ امام المرغینانی(511-593ھ) نے محصولات کے حوالے سے اسلامی مزاج کے قریب ترین بات کی ہے۔ آپ نے بین الاقوامی سطح پر اُصولِ محصول بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَإِنْ كَانُوْا لاَ يَأْخُذُوْنَ أَصْلاً لاَ نَأْخُذُ.(9)

”اگر وہ(ہمارے تاجروں سے ٹیکس وغیرہ) کچھ نہیں لیں گے تو ہم بھی ان(کے تاجروں) سے کچھ نہیں لیں گے۔“

---

(6) Abū Bakr Muḥammad bin Harān al-Ṭabarī al-Royānī, *Musnad al-Royānī* (Cairo: Muʾassasat al-Qurṭubah, 1416 AH), 1: 164, ḥadīth no. 197.
(7) Abū ʿUbayd Qāsim bin Sallām, *Kitāb al-Amwāl* (Beirut: Dār al-Fikr, 1408 AH), p. 632.
(8) al-Baqarah, 2:279.
(9) Al-Marghīnānī, Burhān al-Dīn Abū al-Ḥasan, *al-Hidāya Sharḥ Bidāyat al-Mubtadī* (Beirut: Dār Iḥyāʾ al-Turāth al-ʿArabī, 1412 AH), 1: 105.

مولانا حفظ الرحمن سیوہاروی (1901-1962ء) تجارت اور اسلامی نظامِ محصولات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اسلام محصولات یعنی کسٹم ڈیوٹی (Customs duty) وغیرہ میں اپنی جانب سے سختی کا قائل نہیں ہے اور اپنے نظام میں تجارت کو وسعت دینے کے لیے "بے قید تجارت" کا حامی ہے۔ وہ نہ دوسروں کو نقصان دینے کا خواہشمند ہے اور نہ خود اپنے لیے مضرت قبول کرنے پر آمادہ ہے۔"(10)

الغرض اسلامی نظام معیشت (Islamic economic system) میں تجارت وصنعت کی بابت اُصولی نظریہ یہ ہے کہ اسے محاصل کی بے جا پابندیوں سے پاک رکھا جائے، اور اگر معروضی حالات کے تحت ٹیکس ناگزیر بھی ہو تو وہ ناقابل برداشت اور بہت زیادہ سخت نہ ہو۔

مبحث سوم: محصولات کا تدریجی ارتقا (Gradual evolution of revenues)

حضرت عمرؓ نے دیگر ممالک سے آنے والے غیر مسلم تاجروں سے اس وقت تک کوئی محصول نہیں لیا جب تک وہاں کی حکومتوں نے پہلے مسلمان تاجروں سے محصول لینا شروع نہیں کیا۔ اس اصولی موقف کی تائید میں چند دلائل درج ذیل ہیں:

1۔ امام ابوعبید قاسم بن سلام (224ھ) محصولات سے متعلق حضرت عمرg کا دستور نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وَكَانَ مَذْهَبُ عُمَرَ فِيْمَا وَضَعَ مِنْ ذَلِكَ أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ الزَّكَاةَ وَمِنْ أَهْلِ الْحَرَبِ الْعُشْرَ تَامًّا لِأَنَّهُمْ كَانُوْا يَأْخُذُوْنَ مِنْ تُجَّارِ الْمُسْلِمِيْنَ مِثْلَهُ إِذَا قَدِمُوْا بِلَادَهُمْ.(11)

"حضرت عمر کا یہ دستور تھا کہ وہ مسلمانوں سے زکوٰۃ لیتے تھے اور اہل حرب سے عُشر وصول کرتے تھے، اس لیے کہ حربی حکومتوں کا طریقہ تھا کہ جب مسلمان تاجر ان کے ملکوں میں جاتے تو وہ اسی طرح کا محصول ان سے وصول کرتی تھیں۔"

2۔ محصولات کا تاریخی ارتقا اور اس کے اثرات سے متعلق ڈاکٹر حسین محی الدین قادری لکھتے ہیں:

> Tariffs, which are taxes on imports of commodities into a country or region, are among the oldest forms of government intervention in economic activity. They are implemented for two clear economic purposes. First, they provide revenue for the government. Second, they improve economic returns to firms and suppliers of resources to domestic industry that face competition from foreign imports. (12)

"محصولات، جو کسی ملک یا خطے میں اشیاء کی درآمد پر ٹیکس ہیں، معاشی سرگرمیوں میں حکومتی مداخلت کی قدیم ترین شکلوں میں شامل ہیں۔ ان کو دو واضح معاشی مقاصد کے لیے نافذ کیا گیا ہے۔ پہلا یہ کہ وہ حکومت کو محصول فراہم کرتے ہیں۔ دوسرا، وہ گھریلو صنعت میں فرموں اور وسائل کی فراہمی کرنے والوں کے معاشی منافع میں بہتری لاتے ہیں جو غیر ملکی درآمدات سے مسابقت کا سامنا کرتے ہیں۔"

(10) Shāh Walīullāh Siyālkotī, Ḥifẓ al-Raḥmān, *Islām kā Iqtiṣādī Niẓām* (Lahore: Idārah-yi Islāmiyyāt, 1984), p. 260.

(11) Qāsim bin Sallām, *Kitāb al-Amwāl*, p. 531.

(12) Ḥusayn Muḥī al-Dīn Qādrī, *Muslim Commonwealth (ECO Member Countries and Potential for a Free Trade Area)* (Lahore: Minhāj-ul-Qurʾān Publications, 2016), p. 69.

3۔ سید عظیم ٹیکس کا تاریخی پس منظر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"میلوں کے انعقاد میں بادشاہوں اور روساء کی دلچسپی کی وجہ یہ تھی کہ تاجر حضرات میلوں میں شرکت کے لیے خاص قسم کا ٹیکس بادشاہ کو ادا کرتے تھے۔ اس ٹیکس کے عوض بادشاہ ان تاجروں کو ارد گرد کے علاقوں میں محفوظ راستہ اور تحفظ فراہم کرتے تھے۔"(13)

اس بحث سے ثابت ہوا کہ اسلام نے بیرونی تاجروں پر باقاعدہ ٹیکس لاگو کرنے کی بجائے اس کو حالات اور ریاست کی صوابدید پر چھوڑ دیا ہے۔ اگر دیگر ریاستیں مسلم تاجروں پر محصول نافذ کریں تو مسلم ریاست بھی اسی تناسب سے محصول وصول کر سکتی ہے لیکن اگر وہ ٹیکس نہ لگائیں تو اسلامی ریاست کو بھی اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔

مبحث چہارم: محصولات و تجارت: اصول، ہدایات اور عصر حاضر میں جدید رجحانات

1. محصولات وصول کرنے کا تناسب

اسلام میں محصولات کی خاص شرح کا تعین نہیں کیا گیا۔ اس کا انحصار معروضی حالات پر ہے۔ ریاستی اتھارٹی دیگر ممالک کے تعامل کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس کا تعین کر سکتی ہے۔ ذیل میں اس حوالے سے چند نظائر پیش کیے جاتے ہیں:

أ. حضرت عمرؓ نے اپنے ٹیکس کلیکٹر حضرت ابو موسی اشعریؓ (م50ھ) کو تاجروں سے محصول وصول کرنے کے تناسب سے متعلق بنیادی ہدایات دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

خُذْ أَنْتَ مِنْهُمْ كَمَا يَأْخُذُونَ مِنْ تُجَّارِ الْمُسْلِمِينَ. (14)

"تم ان تاجروں سے اسی تناسب سے ٹیکس وصول کرو جتنا وہ مسلمان تاجروں سے لیتے ہیں۔"

ب. نظم ریاست چلانے کے لیے مسلمانوں، ذمیوں اور حربیوں سے محصولات کس تناسب سے وصول کیا جاتا تھا، اس سلسلہ میں صاحب ہدایہ امام مرغینانی (511-593ھ) کی یہ نظیر قابل توجہ ہیں:

ويؤخذ من المسلم ربع العشر ومن الذّمی نصف العشر ومن الحربی العشر. (15)

"مسلمان (تاجر) سے چالیسواں حصہ، ذمی سے بیسواں حصہ اور حربی سے دسواں حصہ (بطور محصول) لیا جائے گا۔"

(13) Sayyid ʿAzīm, *Tijāratī Lūṭ Mār kī Tārīkh aur Nām Nihād Āzād Mandī kī Maʿīshat* (Lahore: Dār al-Shaʿr, 2006), p. 80.
(14) Abū Yūsuf, Yaʿqūb bin Ibrāhīm al-Anṣārī, *Kitāb al-Kharāj* (Cairo: al-Maktabah al-Azharīyah li al-Turāth), 1: 149.
(15) Muḥammad Ḥamīdullāh, *Khuṭbāt-e-Bahāwalpur* (Islamabad: Idārah-yi Taḥqīqāt-e-Islāmī, 1992), p. 377.

ت. ڈاکٹر محمد حمید اللہ (1908ء۔2001ء) عہد فاروقی میں تاجروں سے ٹیکس وصولی کے تناسب اور فرق و امتیاز کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اگر مسلمان تاجر کسی مقام پر سامان لاتے تو ان سے ڈھائی فی صد شرح کے حساب سے چنگی وصول کی جاتی تھی۔ اگر وہ ذمی ہوتے تو ان سے پانچ فی صد شرح سے، اگر غیر ملکی اور غیر مسلم ہوتے تو ان سے دس فی صد۔ الغرض شرح مختلف ہوتی تھی۔"(16)

2. محصولات میں نرمی برتنے کی ہدایت

عہد فاروقی میں ریاست کا یہ اصول تھا کہ سال بھر میں ایک تاجر سے صرف ایک مرتبہ ہی محصول لیا جاتا تھا۔ پھر اسے ریاست اسلامیہ میں پورا سال جتنی بار چاہے مال درآمد برآمد کرنے کی اجازت تھی۔ اس کے علاوہ تمام تاجروں سے پھلوں پر کسی قسم کا محصول نہیں لیا جاتا تھا بلکہ وہ مکمل طور پر معاف تھا۔ حضرت عمر ؓ نے یہ بھی ہدایت دی کہ دو سو درہم سے کم مال پر ٹیکس نہ لیا جائے اور نہ ہی بیرونی تاجروں (Foreign traders) کے اموال کی زیادہ تفتیش کی جائے۔ آپؓ نے فرمایا:

لَا تُفَتِّشُوْا عَلَى النَّاسِ مَتَاعَهُمْ. (17)

"لوگوں (سوداگروں) کے سامانوں کو بہت زیادہ تفتیش کر کے انہیں پریشان نہ کرو۔"

عہدِ عمر میں محصولات کا آغاز ایک ناگزیر اور معروضی مصلحت کے تحت کیا گیا۔ اس سے تاجروں کی نقل و حرکت پر پابندی عائد کرنا مقصود نہیں تھی۔ اسی لیے حضرت عمر فاروق ؓ نے یہ وضاحت بھی کر دی کہ اگر دیگر ممالک ٹیکس لینا چھوڑ دیں تو تم بھی نہ لو کیوں کہ:

وَلَأَنَّا أَحَقُّ بِمَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ. (18)

"اس صورت میں ہم مکارم اخلاق کی طرف سب سے پہلے سبقت کریں گے۔"

عہد عمر میں شہریوں کو مہنگائی سے بچانے کے لیے محصولات کے قوانین میں حسب ضرورت تبدیلی بھی کی جاتی تھی۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ تحریر کرتے ہیں:

"حضرت عمر کے زمانے میں ایک مرتبہ مدینہ میں گرانی بڑھنے لگی تو انہوں نے غیر ملکی غیر مسلم تاجروں سے محصول درآمد یا امپورٹ ڈیوٹی بجائے دس فی صد کے پانچ فی صد کر دی تاکہ سامان کے نرخ میں تخفیف ہو اور لوگوں کو گرانی کی جگہ ارزانی میسر ہو۔"(19)

اسلامی ریاست کے منصب داروں کو ہدایات تھیں کہ وہ ہر صورت تجارتی اخلاق (Business ethics) کی پاسداری کریں اور باہر سے آنے والے تاجروں کو نہ صرف ہر ممکن سہولت فراہم کریں بلکہ ان سے نرمی سے بھی پیش آئیں۔

(16) Muḥammad Ḥamīdullāh, *Khuṭbāt-e-Bahāwalpur* (Islamabad: Idārah-yi Taḥqīqāt-e-Islāmī, 1992), p. 377.
(17) Shams al-Dīn al-Sarakhsī, *al-Mabsūṭ* (Beirut: Dār al-Maʿrifah, 1398 AH), 2: 200.
(18) Al-Marghīnānī, *al-Hidāyah*, 1:105.
(19) Muḥammad Ḥamīdullāh, *Rasūl-e-Akram kī Sīyāsī Zindagī* (Karachi: Dār al-Ishāʿat, 1987), p. 195.

3. تمام شہریوں کی محصولات میں برابری

کسی بھی اسلامی ریاست میں داخلی سطح پر معاملاتِ تجارت کا قانون سب کے لیے یکساں ہے اور اس میں مسلم و غیر مسلم کی کوئی تمیز نہیں ہے۔ فقہائے اسلام نے اسے باقاعدہ ایک اصول قرار دیا ہے۔ علامہ ابن عابدین شامی (1244۔1306ھ) بیان کرتے ہیں:

أَهْلُ الذِّمَّةِ فِي الْمُعَامَلَاتِ كَالْمُسْلِمِينَ.(20)

"معاملات میں اہل الذمہ (غیر مسلم شہریوں) کے حقوق مسلمانوں کی طرح ہیں۔"

اسلام کا یہ بنیادی اصول ہے کہ معاملات یعنی لین دین اور تجارت وغیرہ میں ذمی یعنی غیر مسلم شہری کے تمام حقوق کی حفاظت اسلامی ریاست پر ہے۔

4. ظالمانہ محصولات کے نقصانات

ظالمانہ محصولات آزاد تجارتی کلچر کے لیے نہایت نقصان دہ ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ (1908ء-2001ء) بین الاقوامی تجارت میں عرب تاجروں کے ساتھ رومیوں کے ظالمانہ محصولات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"بیزنطینی علاقے (موجودہ ترکی اور گردونواح) میں عرب تاجروں سے بڑی سختی کا سلوک ہوتا تھا اور خاص کر چنگی کے افسر بڑی تکلیف دیتے تھے۔"(21)

ملٹی نیشنل کمپنیاں کس طرح محصولات کے ذریعے پسماندہ ممالک پر اپنا تسلط قائم کرتی ہیں، اس حوالے سے مولانا زاہد الراشدی لکھتے ہیں:

"برصغیر پاک و ہند و بنگلہ دیش میں برطانوی ایسٹ انڈیا کمپنی نے تجارت اور محصولات کے نظام میں شرکت کے ذریعہ کنٹرول حاصل کیا تھا"(22)

ظالمانہ اور ناروا محصولات کی وجہ سے نہ صرف سرمایہ کار (Investor) اپنا سرمایہ چھپا لیتے ہیں بلکہ دیگر ممالک کے تاجر آنا چھوڑ دیتے ہیں جس سے ملک کے اندر رسد کی کمی کی وجہ سے اشیائے ضرورت مہنگی اور پھر نایاب ہو جاتی ہیں۔

5. محصولات سے آزاد علاقہ (free trade zone) اور عصر حاضر

فری ٹریڈ زون (Free Trade Zone) سے مراد آزادانہ تجارت کا ایسا خطہ یا بندر گاہ ہے جہاں محصولات کے بغیر اشیاء خریدی اور بیچی جاتی ہیں۔ عام طور پر ایسا خطہ کسی ریاست کی مجاز اتھارٹی کی طرف سے مختص کیا جاتا ہے۔ فری ٹریڈ زون میں ملک کے باہر سے آنے والی اشیاء کو کسی قسم کے محصولات کے بغیر نہ صرف سٹوروں میں محفوظ کیا جا سکتا ہے بلکہ طلب گاروں کو دکھایا اور گاہکوں کے ساتھ آزادانہ طور پر معاملہ بھی کی جا سکتا ہے۔ اس علاقے میں ایکسپورٹ پر محصولات ادا کیے بغیر مال کی خرید و فروخت کی جا سکتی ہے۔ ایسی چیزوں پر ٹیکس صرف اس وقت عائد کیا جاتا ہے جب یہ چیزیں کسٹمز اتھارٹی کے زیر اثر کسی علاقے سے گزرتی ہیں۔

---

(20) Ibn ʿĀbidīn al-Dimashqī, Muḥammad bin Muḥammad, *Radd al-Muḥtār ʿalā al-Durr al-Mukhtār* (Beirut: Dār al-Fikr, 1412 AH / 1992 CE), 4: 211.
(21) Muḥammad Ḥamīdullāh, *Rasūl-e-Akram kī Sīyāsī Zindagī* (Karachi: Dār al-Ishāʿat, 1987), p. 195.
(22) Maulānā Zāhid ur Rashīdī, *Daur-o-Zamāna Chal Qiyāmat kī Chal Gayā*, *Al-Sharīʿah (Monthly)* (Gujranwala: Sep 2001).

معاشی اصطلاحات کی کتاب The Glossary of Economic Terms میں آزاد تجارتی علاقے (Free Trade Zone) کی وضاحت یوں کی گئی ہے:

A free trade area is a grouping of countries within which tariffs and other barriers to trade are removed, while each member country retains its own commercial policy to countries outside the area. A current example is the European Free Trade Area (EFTA). (23)

"آزاد تجارتی علاقہ سے مراد ایسے ممالک کا گروپ جس میں محصول اور تجارت میں پیش آمدہ رکاوٹوں کو ختم کر دیا گیا ہو، جبکہ ہر ممبر ملک اس آزاد تجارتی علاقے سے باہر کے ممالک کے لیے اپنی تجارتی پالیسی بر قرار رکھتا ہے۔ اس کی موجودہ مثال یورپ کا آزاد تجارتی علاقہ (European Free Trade Area- EFTA) ہے۔"

جین ایس ہولڈن (Jeanne S. Holden) فری ٹریڈ زون (Free Trade Zone) کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

An area within a country (a seaport, airport, warehouse or any designated area) regarded as being outside its customs territory. Importers may therefore bring goods of foreign origin into such an area without paying customs duties and taxes. Free zones may also be known as free ports, free warehouses, free trade zones and foreign trade zones. (24)

"کسی ملک کا ایسا علاقہ (مثلاً بندر گاہ، ہوائی اڈہ، گودام یا کوئی مخصوص علاقہ) جو اپنے کسٹم کے علاقے سے باہر سمجھا جاتا ہو، فری ٹریڈ زون کہلاتا ہے۔ درآمد کنندگان کسٹم ڈیوٹی اور ٹیکس کی ادائیگی کے بغیر غیر ملکی سامان ایسے علاقے میں لاسکتے۔ فری زون کو آزاد بندر گاہ، آزاد گودام، آزاد تجارتی زون اور غیر ملکی تجارتی زون بھی کہا جاتا ہے۔"

اسی طرح Free Trade Area Agreement کے بارے میں جین ایس ہولڈن (Jeanne S. Holden) لکھتے ہیں:

Agreement between two or more countries to eliminate tariff and non- tariff barriers affecting trade among themselves, while each participating country applies its own independent schedule of tariffs to imports from countries that are not members. Examples are the European Community, the European Free Trade Association and the U.S Canada Free Trade Agreement. (25)

"دو یا دو سے زائد ممالک کے درمیان تجارت کو متاثر کرنے والی محصولاتی اور غیر محصولاتی رکاوٹوں کو ختم کرنے کے لئے کیا گیا معاہدہ "فری ٹریڈ ایریا اگریمنٹ" کہلاتا ہے۔ جبکہ ہر ممبر ملک غیر ممبر ممالک کی درآمدات پر اپنے محصولات کا

---

(23) *Glossary of Economic, Budget and Financial Terms* (Lahore: NIPA Publications, 1989), p. 25.
(24) Jeanne S. Holden, *The Language of Trade*, production: Sherry Hayman, p. 51.
(25) Holden, *The Language of Trade*, p. 51.

شیڈول لاگو کرتا ہے۔ اس کی مثالیں یورپی برادری (EC)، یورپی فری ٹریڈ ایسوسی ایشن (EFTA) اور امریکہ اور کینیڈا کے درمیان آزاد تجارت کا معاہدہ (NAFTA) ہیں۔"

6. محصولاتی اتحاد (customs union) اور مشترکہ منڈی (common market)

آزاد تجارت کا علاقہ (free trade area) میں معاشی بلاک میں شامل ممالک آپس کی تجارت پر سے تمام محصولات اور پابندیاں ہٹا دیتے ہیں، لیکن بلاک سے باہر کے ملکوں کے ساتھ اپنے اپنے مفادات کے حساب سے محصولات قائم رکھتے ہیں۔ معاشی تعاون کی اس صورت میں باہمی تجارت کو بہت فروغ حاصل ہوتا ہے۔ سب سے مؤثر تعاون کی وہ شکل ہے جس میں اندرونی تجارت تو آزاد ہوتی ہے، لیکن بیرونی تجارت پر تمام رُکن ممالک ایک ہی شرح سے مشترکہ محصولات عائد کرتے ہیں، اسے محصولاتی اتحاد (customs union) کہتے ہیں۔ تعاون کی اگلی منزل وہ ہے جسے مشترکہ منڈی (common market) کے نام سے پکارا جاتا ہے، اس میں محصولاتی اتحاد کی ساری خصوصیات ہوتی ہیں، اور اس کے علاوہ رُکن ممالک میں لوگوں اور سرمائے کی آزادانہ نقل و حرکت کی اجازت ہوتی ہے۔

7. محصولات و تجارت کا معاہدہ عام (GATT)

GATT یعنی محصولات و تجارت سے متعلق عمومی معاہدہ (General Agreement on Tariffs and Trade) دراصل اقوام متحدہ کا ایک ایسا کثیر القومی معاہدہ ہے جو ٹیرف اور محصولات میں کمی کے ذریعے تجارت کو فروغ دینے کے لیے تشکیل دیا گیا ہے۔ ابتداءً ہر ملک کی تجارت اور اقتصادیات وہاں کی مقامی حکومتوں کے تابع ہوا کرتی تھی اور یہی چیز اقتصادی عالم گیریت کے لیے بہت سے بڑی رکاوٹ تھی۔ معاشی حوالے سے یہ تحریک اسی وقت کارگر ثابت ہو سکتی تھی جس وقت حکومتوں کا اقتصادیات سے تعلق ختم کر دیا جائے۔ مولانا یاسر ندیم محصولات کو اپنی منشا کے مطابق رکھنے کے لیے مغربی طاقتوں کی پلاننگ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> "عالمی آزاد معیشت سے حکومتوں کی سرپرستی کا خاتمہ کرنا بہت مشکل تھا۔ اس گھمبیر مسئلے کے حل کے لیے یورپی اور امریکی حکومتوں نے 1948ء میں GATT (گاٹ) کے نام سے ایک معاہدے کا آغاز کیا، جو تقریباً نصف صدی تک مختلف ممالک کے درمیان، مذاکرات کے بہت سے مراحل طے کرنے کے بعد، دسمبر 1993ء میں تکمیل پذیر ہوا۔"
> (26)

مفتی محمد تقی عثمانی تحریر کرتے ہیں کہ بین الاقوامی سطح پر مصنوعات کی تجارت کے لیے محصولات کے حوالے سے درج ذیل اصول متفقہ طور پر وضع کیے گئے:

1۔ کسی ملک پر امتیازی محصول نہیں لگایا جائے گا۔ اگر کسی ملک پر امتیازی محصول لگایا گیا تو وہ GATT میں آواز اٹھا سکتا ہے۔
2۔ غریب ممالک کو بیرونی مصنوعات پر محصول زیادہ لگانے کی اجازت ہو گی، اس لیے کہ غریب ممالک بھی اگر محصول کم رکھیں گے تو بیرونی مصنوعات سستی ملیں گی۔ جس کی وجہ سے ملکی مصنوعات کی مانگ کم پڑے گی اور ملکی صنعت کو نقصان پہنچے گا۔

(26) Mashʿal Būjnān, *Amrīkā al-Mustabiddah: al-Wilāyat al-Muttaḥidah wa Siyāsat al-Sayṭarah* (translated by Dr. Ḥāmid Farzād) (Damascus: Ittiḥād al-Kuttāb al-ʿArab, 2001), p. 81.

3۔ اگر دو ممالک میں تجارتی نزاع پیدا ہو گا تو GATT کے ذریعے باہمی افہام و تفہیم سے حل کیا جائے گا۔ (27)

اِن مقاصد کے حصول کے لیے محصولات و تجارت کے عام معاہدے یعنی GATT نے مذاکرات کا سلسلہ شروع کیا تا کہ 1930ء کے سخت ترین ٹیرف کے قوانین کا خاتمہ کیا جاسکے۔ اس سلسلے میں 1947ء سے لے کر 1993ء تک 8 راؤنڈ ہوئے۔ آخری اور فیصلہ کن راؤنڈ سات سال پر محیط تھا۔ جس پر 15 اپریل 1993ء کو 117 ممالک نے مراکش میں دستخط کیے۔ اس راؤنڈ میں محصولات و تجارت کا معاہدہ عام (GATT) کو ایک مستقل اور عملی ادارے میں بدل دیا گیا۔ جس کا نام WTO یعنی عالمی تجارتی تنظیم (World Trade Organization) تھا۔ یہ تنظیم نہ صرف آزاد تجارت اور عالمگیریت (Globalization) کی داعی ہے بلکہ عالمی تجارت کی راہ میں حائل ہر قسم کی رکاوٹوں مثلاً محصول، کوٹا، سبسڈی، ٹیرف وغیرہ کی بھی مخالف ہے۔

ڈاکٹر حسین محی الدین قادری گاٹ معاہدے کے ضمن میں غیر ملکی مصنوعات پر ڈیوٹی کے تدریجاً کم ہونے کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> Eight rounds of multilateral liberalisat ion under the General Agreement on Tariffs and Trade (GATT) were instrumental into substantially lower tariff rates. The past two decades have seen the applied tariffs being halved on average globally. (28)

> ”محصولات اور تجارت کے عمومی معاہدے (GATT) کے تحت کثیر الجہتی لبرلائزیشن کے آٹھ دوروں نے نرخوں کو خاطر خواہ حد تک کم کرنے میں مدد فراہم کی ہے۔ پچھلی دو دہائیوں سے دیکھا گیا ہے کہ عالمی سطح پر اوسطاً لگائے جانے والے نرخوں کو آدھا کر دیا جاتا ہے۔“

ان تمام اصول و ضوابط اور معاہدات کا مقصد صرف یہ ہے کہ ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک کی کمپنیوں کی کچھ اس طرح مقابلہ آرائی ہو کہ عالمگیریت کی چھتری تلے مغربی کمپنیاں غالب رہیں اور ترقی پذیر ممالک کی کمپنیوں کا کاملاً صفایا ہو جائے۔

8. کسٹم ڈیوٹی کے خاتمہ سے محصولات میں کمی کا مسئلہ

امیر ممالک ترقی پذیر ممالک سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ کسٹم ڈیوٹی کے نظام کو ختم کر دیں تا کہ غیر ملکی کمپنیاں آزادانہ طور پر وہاں تجارت کر سکیں۔ دوسری طرف کسٹم کا یہ نظام بہت سے ممالک کے لیے معاشی حوالے سے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ مولانا یاسر ندیم ترقی پذیر ممالک کے محصولاتی نقصان کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> ”جب یورپی و امریکی کمپنیوں کا سیلاب ایشیائی اور غیر ترقی یافتہ ممالک کا رخ کرے گا، تو مقامی کمپنیاں اس کے سامنے ٹک نہیں پائیں گی اور تجارتی مقابلہ آرائی میں پیچھے رہ جائیں گی، لہٰذا غریب ممالک کسی بھی قسم کا ٹیکس نہ ملنے کی صورت میں،

(27) Muftī Taqī Usmānī, *Islām aur Jadīd Maʿīshat o Tijārat* (Karachi: Maktabat Maʿārif al-Qurʾān, 2006 / 1427 AH), p. 100.

(28) Qādrī, Ḥusayn Muḥī al-Dīn, *Muslim Commonwealth*, Lahore: Minhaj-ul-Qur’ān Publications, 2016, p. 68.

ان کثیر الملکی کمپنیوں کے رہین بن جائیں گے اور حکومتیں اپنے ملک کو چلانے کے لیے، یا تو ان کمپنیوں سے قرض مانگیں گی یا عالمی بنک کے سامنے ہاتھ پھیلائیں گی۔(29)

جب آزاد تجارت کو فروغ دینے کے لیے در آمدی یا بر آمدی محصولات ہٹائے جاتے ہیں یا کم کیے جاتے ہیں تو اس سے حکومتوں کی آمدنیاں کم ہو جاتی ہیں اور سرکاری میز انیے دباؤ میں آجاتے ہیں۔

9. بین الممالک تجارت اور محصولات کی صورتیں

مغربی ممالک محصولات سے آزاد ایک ایسی عالمی منڈی چاہتی ہے جس کے دروازے تمام عالمی اقتصادی طاقتوں کے لیے کھلے ہوئے ہوں تاکہ آزاد مقابلہ آرائی کے اصول کے تحت ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک تجارت کے میدان میں طبع آزمائی کریں۔ڈاکٹر رفیق احمد عالمگیریت کے دعاوی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"سارا کرۂ عرض یکساں طور پر معاشی نمو(economic growth) کے راستے پر گامزن ہو۔اس مقصد کے لیے آزاد تجارت کے راستے میں مصنوئی رکاوٹیں اور محصولات یا تو ختم یا بہت کم کر دینے چاہئیں۔ مزید بر آں روز مرہ کی تجارت اور معاشی سر گرمیوں میں حکومت کم سے کم مداخلت کرے تاکہ لوگ آزادانہ کاروبار کریں جس سے معاشی ترقی کا عمل تیز رفتار ہو جائے گا۔ مختلف بین الاقوامی کرنسیوں کی تجارت پر بھی کوئی پابندی نہیں ہونی چاہیے۔ترقی یافتہ قومیں اس سامان پر تجارتی محصولات کم کر دیں جو وہ ترقی پذیر ممالک سے درآمد کرتی ہیں تاکہ ترقی پذیر ممالک کی بر آمدات بڑھیں۔ اسی طرح ترقی پزیر ممالک بھی ترقی یافتہ ممالک سے درآمد کردہ سامان پر تجارتی محصولات میں اضافہ نہ کریں۔"(30)

ابو الفتوح علی پاشا(1290-1331ھ) محصولات کے حوالے سے دو اقتصادی مذاہب کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"پہلا مذہب حریت (یعنی آزاد تجارت کا حامی مذہب) ہے۔ اس مذہب کا دعویٰ یہ ہے کہ اجنبی بر آمد (خارجی بر آمد) پر کسی قسم کا ٹیکس نہ لگایا جائے اور تجارت کو آزاد چھوڑا جائے۔ جب اس مذہب کے مدعی غیر ممالک کے مال پر ٹیکس کے قائل نہیں ہیں تو اندورنِ ملک کی مصنوعات پر تو کسی طرح ٹیکس کو جائز نہیں سمجھتے۔

دوسرا مذہبِ حمایت یعنی ترجیحی تجارت(preferential trade) کا ہے۔ اس مذہب کا دعویٰ یہ ہے کہ جب کسی ملک میں مصنوعات کی کثرت ہو جاتی ہے تو اس کی قوت اور نفوذِ قوت بہت ترقی کر جاتی اور بہت موثر ہو جاتی ہے۔ اس لیے قومی حکومت کا فرض ہے کہ اپنی ملکی مصنوعات کی حفاظت کرے اور ان کو مقدم رکھے اور اس کے ساتھ ترجیحی سلوک کرے (یعنی غیر ملکی تجارت پر بھاری ٹیکس لگائے)۔"(31)

---

(29) Mawlānā Yāsir Nadīm, *Globalization and Islam* (Karachi: Dār al-Ishāʿat, 2004), p. 61.
(30) Dr. Rafīq Aḥmad, *Islāmī Āsyā kā Iqtiṣādī Block* (Lahore: Punjab University), pp. 37–38.
(31) ʿAlī bin Aḥmad Abū al-Futūḥ Pāshā, *Khawāṭir fī al-Qaḍāʾ wa al-Iqtiṣād wa al-Ijtimāʿ* (Cairo: Maktabah al-Maʿārif, 1913), pp. 211–212.

مذکورہ نظریات میں سے دوسرا نظریہ یعنی "ترجیحی تجارت" میں باہمی کشاکش اور بین الاقوامی بغض وعناد کی بو آتی ہے جب کہ پہلا نظریہ یعنی "آزاد تجارت" یہ اگرچہ درست ہے مگر اس کو اختیار کرنے والی اقوام کا تجارتی رویہ سخت استحصالی(Exploitative) اور منافقانہ ہوتا ہے۔ اس نظریے کی حامی ریاستیں محکوم اور ترقی پذیر اقوام(Developing nations) سے ناجائز فائدہ اٹھانے، ان سے ترجیحی سلوک کرنے اور انہیں تباہ کرنے کے اصول پر عمل پیرا ہیں۔ عالمی سطح پر آزاد تجارت کے متمنی طبقات جب تک اَلنَّاسُ كُلُّهُمْ بَنُو آدَمَ وَآدَمُ خُلِقَ مِنْ تُرَابٍ اور اَلْخَلْقُ كُلُّهُمْ عِيَالُ اللهِ جیسی تعلیمات کو نہیں اپناتے اس وقت تک دنیا میں فری ٹریڈنگ کلچر اپنی حقیقی روح کے ساتھ قائم نہیں ہو سکتا۔

مسلم دنیا کو اس امر کا خیال رکھنا چاہیے کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ مغربی ممالک اپنی مصنوعات پر تو محصولات کی بجائے چھوٹ دیتے ہوں تاکہ عالمی منڈی میں ان کے مال کی سستا ہونے کی وجہ سے مانگ بڑھے اور مسلمانوں کی اشیاء زیادہ محصولات کی وجہ سے مارکیٹ سے آوٹ ہو جائیں جیسے ایڈورڈ گریسر(Edward Gresser) مغربی ممالک کے اس مکر کے بارے میں ایک مثال دیتے ہوئے لکھتا ہے:

> "اٹلی، اسپین اور یونان کو زیتون کے تیل کی پیداوار کے لیے حکومتوں کی طرف سے دی جانے والی چھوٹ کوئی دو ارب ڈالر سالانہ ہے، جس کی وجہ سے عالمی منڈی میں یورپی تیل کی قیمتیں کم رہتی ہیں اور قیمتوں میں مقابلے کی وجہ سے مراکش اور تیونس کا اعلیٰ درجے کا زیتون کا تیل (مہنگا ہونے کی وجہ سے) دنیا کی منڈی میں آ ہی نہیں پاتا۔"(32)

خلاصہ کلام

اس تحقیقی مضمون کے اہم نکات درج ذیل ہیں:

1. اسلام محصولات فری اور بے قید تجارت کا حامی ہے۔ اسلامی سلطنت کے ابتدائی دونوں ادوار یعنی عہد نبوی اور عہد صدیقی میں داخلی اور خارجی سطح پر کسی سے بھی کوئی محصول یا تجارتی ٹیکس نہیں لیا جاتا تھا
2. اسلامی نظام معیشت کا اصول ہے کہ اگر کوئی غیر مسلم حکومت اسلامی ریاست کے تاجروں سے کوئی محصول نہیں لے گی تو اسلامی ریاست بھی اس کے تاجروں سے کچھ نہیں لے گی۔
3. آزاد تجارت اصل میں درآمدات و برآمدات میں محصولات سے متعلق امتیازی پالیسی (Discrimination policy) ختم کرنے کا نام ہے۔
4. اسلام محصولات یعنی کسٹم ڈیوٹی(Customs duty) وغیرہ میں سختی کا قائل نہیں ہے بلکہ "بے قید تجارت" کا حامی ہے۔
5. خلافت راشدہ میں باہر سے آنے والے تاجروں کو نہ صرف آزادانہ تجارت کرنے کی اجازت تھی بلکہ انہیں ہر قسم کی سہولیات کے ساتھ سرکاری مہمان بھی قرار دیا جاتا تھا۔
6. آزاد تجارت ایک ایسا نظام تجارت ہے جس میں نہ تو ریاستی یا غیر ریاستی ادارے مداخلت کرکے قیمتوں کا تعین کر سکتے ہیں اور نہ ہی

(32) Edward Gresser, *The Muslim World and International Trade*, retrieved May 21, 2024, from https://www.bbc.com/urdu/interactivity/blog/story/2004/09/040912_yale_trade_terrorism.

درآمدات و برآمدات پر کوئی پابندی یا محصولات لگا سکتے ہیں۔

7. اسلام میں محصولات کا تعلق معاشیات سے نہیں بلکہ سیاسیات سے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام کے اولیں دور میں اس وقت تک کسی غیر ملک کے تاجر پر محصول عائد نہیں کیا گیا جب تک انہوں نے پہلے مسلمان تاجروں پر ٹیکس نہیں لگایا۔

8. محصولات کے حوالے سے اسلامی ریاست کو یہ ہدایات تھیں کہ وہ غیر ملکی تاجروں سے اسی تناسب سے ٹیکس لے جتنا غیر مسلم ممالک مسلمان تاجروں سے لیتے تھے۔

9. جب ریاستی سطح پر محصولات کا آغاز ہوا تو مسلمان تاجروں سے ڈھائی فیصد، ذمی تاجروں سے پانچ فیصد جب کہ غیر ملکی اور غیر مسلم تاجروں سے دس فی صد کی شرح سے محصول لیا جاتا تھا۔

10. اسلام نے بیرونی تاجروں پر باقاعدہ ٹیکس لاگو کرنے کی بجائے اس کو حالات اور ریاست کی صوابدید پر چھوڑ دیا ہے۔ اگر دیگر ریاستیں مسلم تاجروں پر محصول نافذ کریں تو مسلم ریاست بھی اسی تناسب سے محصول وصول کر سکتی ہے۔

11. عہد فاروقی میں ریاست کا یہ اصول تھا کہ سال بھر میں ایک تاجر سے صرف ایک مرتبہ ہی محصول لیا جاتا تھا۔ پھر اسے ریاست اسلامیہ میں پورا سال جتنی بار چاہے مال درآمد برآمد کرنے کی اجازت تھی۔

12. حضرت عمر کی طرف سے ہدایات تھیں کہ پھلوں پر اور دو سو درہم سے کم مال پر ٹیکس نہ لگایا جائے اور نہ ہی بیرونی تاجروں کے اموال کی زیادہ تفتیش کی جائے۔

13. مغربی ممالک بعض اوقات اپنی مصنوعات پر محصولات لاگو کرنے کی بجائے چھوٹ دیتے ہیں تاکہ مسلمانوں کی مصنوعات عالمی مارکیٹ سے آوٹ ہو جائیں۔

14. GATT یعنی محصولات و تجارت سے متعلق عمومی معاہدہ (General Agreement on Tariffs and Trade) اقوام متحدہ کا ایک ایسا کثیر القومی معاہدہ ہے جو ٹیرف اور محصولات میں کمی کے ذریعے تجارت کو فروغ دینے کے لیے تشکیل دیا گیا ہے۔

15. مغربی ممالک محصولات سے آزاد ایک ایسی عالمی منڈی چاہتی ہے جس میں ترقی یافتہ اور ترقی پذیر سب ممالک تجارت کے میدان میں طبع آزمائی کریں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Bibliography / کتابیات

- Tirmidhī, Abū ʿĪsā Muḥammad bin ʿĪsā. *Al-Sunan* (Beirut: Dār al-Gharb al-Islāmī, 1998).
- Al-Qushayrī, Muslim ibn al-Ḥajjāj. *Ṣaḥīḥ Muslim* (Beirut: Dār Iḥyāʾ al-Turāth al-ʿArabī, 1412 AH).
- Mālik ibn Anas. *Al-Muwaṭṭāʾ* (Beirut: Dār Iḥyāʾ al-Turāth al-ʿArabī, 1985).
- Al-Ṭabarī al-Royānī, Abū Bakr Muḥammad bin Harān. *Musnad al-Royānī* (Cairo: Muʾassasat al-Qurṭubah, 1416 AH).
- Abū ʿUbayd Qāsim bin Sallām. *Kitāb al-Amwāl* (Beirut: Dār al-Fikr, 1408 AH).
- Al-Qurʾān al-Karīm, Sūrat al-Baqarah, 2:279.
- Al-Marghīnānī, Burhān al-Dīn Abū al-Ḥasan. *Al-Hidāya Sharḥ Bidāyat al-Mubtadī* (Beirut: Dār Iḥyāʾ al-Turāth al-ʿArabī, 1412 AH).

- Siyālkotī, Shāh Walīullāh Ḥifẓ al-Raḥmān. *Islām kā Iqtiṣādī Niẓām* (Lahore: Idārah-yi Islāmiyyāt, 1984).
- Qāsim bin Sallām. *Kitāb al-Amwāl* (Beirut: Dār al-Fikr, 1408 AH).
- Qādrī, Ḥusayn Muḥī al-Dīn. *Muslim Commonwealth: ECO Member Countries and Potential for a Free Trade Area* (Lahore: Minhāj-ul-Qurʾān Publications, 2016).
- ʿAzīm, Sayyid. *Tijāratī Lūṭ Mār kī Tārīkh aur Nām Nihād Āzād Mandī kī Maʿīshat* (Lahore: Dār al-Shaʿr, 2006).
- Abū Yūsuf, Yaʿqūb bin Ibrāhīm al-Anṣārī. *Kitāb al-Kharāj* (Cairo: al-Maktabah al-Azharīyah li al-Turāth).
- Ḥamīdullāh, Muḥammad. *Khuṭbāt-e-Bahāwalpur* (Islamabad: Idārah-yi Taḥqīqāt-e-Islāmī, 1992).
- Al-Sarakhsī, Shams al-Dīn. *Al-Mabsūṭ* (Beirut: Dār al-Maʿrifah, 1398 AH).
- Ḥamīdullāh, Muḥammad. *Rasūl-e-Akram kī Sīyāsī Zindagī* (Karachi: Dār al-Ishāʿat, 1987).
- Ibn ʿĀbidīn al-Dimashqī, Muḥammad bin Muḥammad. *Radd al-Muḥtār ʿalā al-Durr al-Mukhtār* (Beirut: Dār al-Fikr, 1412 AH / 1992 CE).
- Rashīdī, Maulānā Zāhid ur. *Daur-o-Zamāna Chal Qiyāmat kī Chal Gayā, Al-Sharīʿah (Monthly)* (Gujranwala: Sep 2001).
- *Glossary of Economic, Budget and Financial Terms* (Lahore: NIPA Publications, 1989).
- Holden, Jeanne S. *The Language of Trade*. Production: Sherry Hayman.
- Būjnān, Mashʿal. *Amrīkā al-Mustabiddah: al-Wilāyat al-Muttaḥidah wa Siyāsat al-Sayṭarah,* trans. Dr. Ḥāmid Farzād (Damascus: Ittiḥād al-Kuttāb al-ʿArab, 2001).
- Usmānī, Muftī Taqī. *Islām aur Jadīd Maʿīshat o Tijārat* (Karachi: Maktabat Maʿārif al-Qurʾān, 2006 / 1427 AH).
- Nadīm, Mawlānā Yāsir. *Globalization and Islam* (Karachi: Dār al-Ishāʿat, 2004).
- Aḥmad, Dr. Rafīq. *Islāmī Āsyā kā Iqtiṣādī Block* (Lahore: Punjab University).
- Pāshā, ʿAlī bin Aḥmad Abū al-Futūḥ. *Khawāṭir fī al-Qaḍāʾ wa al-Iqtiṣād wa al-Ijtimāʿ* (Cairo: Maktabah al-Maʿārif, 1913).